آیئے ہم اپنے عقائد کی اصلاح کریں
کیا اللہ و رسول کا کرم کہنا شرک ہے؟
آج کے منافق یعنی غیر مقلد
ایک جاہل غیر مقلد کے جاہلانہ اعتراض کا
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم نبی ﷺ
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
از سعد حنفی
رسالہ نمبر ۳
منجانب: تحریک اصلاح عقائد (باطل فرقوں کا مکمل رد)
https://tahreek-e-islaheaqaid.blogspot.com/

آج کے منافق یعنی غیر مقلد

(ایک جاہل غیر مقلد کے جاہلانہ دعوے کی حقیقت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم نبی ﷺ

اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

حدیث :

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردو کو الوداع کہہ رہے ہیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

میں تمہارے پیش رو ہوں میں تم پر گواہ ہوں ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا داری میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار تھا۔ (صحیح بخاری، صفحہ ۹۹۳، کتاب المغازی، باب غزوۂ احد)

اس حدیث پاک میں حضور کریم ﷺ نے جو بات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے کہی ہے اس سے واضح طور پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو حجاز میں رہ کر ممبر پر کھڑے ہو کر حوض کوثر کو دیکھتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مجھے اس بات کا ڈر خوف نہیں کہ تم میرے بعد

شرک کرو گے ہاں مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا دار ہو جاؤ گے۔

مطلب حضور علیہ السلام جن کی تعلیم پوری امت کیلئے ہے اور جنکی اتباع ہی ایمان ہے وہ خود فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو نگے بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا دار ہو جاؤ گے۔ مطلب آپ علیہ السلام کو اندیشہ بھی ہے تو اس بات کا کہ امت دنیا داری میں مبتلا ہو جائے گی مطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت میں شرک کا بھی اندیشہ نہیں ہے۔ لیکن عہد رسالت کے منافقین کی اولادیں جو آج توحید وسنت کی آڑ میں پوری امت محمد ﷺ کو مشرک ٹھہراتے چلی جارہی ہیں۔ اور خود کو کٹر توحیدی بتاتے ہیں جبکہ انکی اصل خارجیوں اور منافقین سے زیادہ کچھ نہیں یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں تو انکی حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ جیسا کہ میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روایت کرتے ہیں حضرت سیدنا یاسر بن امر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا کی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارجیوں کے بارے میں کچھ سنا ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا اور آپ نے عراق کی طرف سے ہاتھ مبارک کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کی ادھر سے ایک جماعت نکلے گی اور یہ لوگ قرآن مجید پڑھے گے لیکن قرآن مجید انکے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ اسلام سے اطرح باہر ہو جائے گے جیسے تیر شکار کے جانور سے باہر نکل جاتا ہے۔ (صحیح بخاری جلد۹: صفحہ ۵۲، مطبوعہ دارالسلام عربی انگریزی)

یہی وجہ ہے کہ یہ خارجی غیر مقلدین قرآن واحادیث کا حوالہ تو دیتے ہیں لیکن مفہوم اپنی جانب سے گڑھتے ہیں اسی وجہ سے یہ لوگ احادیث وقرآنی آیات کے ترجمہ ومفہوم میں اجماع امت کے مختلف ہوتے ہیں اور ساری امت انکے نزدیک مشرک ہوتی ہے انہیں کی جماعت سے تعلق رکھنے والے کچھ وہ خارجی بھی تھے جو قرآن پڑھتے اور اپنے من گھڑت اصولوں کی بناء پر رسول اللہ ﷺ پر شرک کا فتویٰ لگاتے، جیسا کہ امام شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی شکری (متوفی ۱۲۷۰ھ) آیہ کریمہ من

یطع الرسول فقد اطاع اللہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''بے شک نبی کریم ﷺ فرماتے تھے ۔''جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس نے میری تابعداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تابعدار کی ۔تو منافقوں نے کہا: یہ آدمی کیا کہہ رہا ہے یہ تو شرک کر بیٹھا ہے حالانکہ اس نے خود ہی غیر اللہ کو معبود بنانے سے روکا ہے اب خود یہی چاہتا ہے کہ ہم اسے رب مان لیں: (التفسیر الکبیر، الجزء العاشر صفحہ ۱۹۴، وللفظ لہ تفسیر روح المعانی جلد ۵ ،صفحہ ۹۱ مصر)

یہاں پر بھی منافقین کا نظریہ ان غیر مقلدوں کی طرح ہی تھا کہ خود ہی مسئلہ اپنے اصول کی بناء پر نکال لیا کرتے تھے انہیں کسی کی بھی پیروی گوارا نہ تھی جیسے آج کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ ہمیں تقلید کی کیا ضرورت سب تو قرآن واحادیث میں ہے جب کہ قرآن واحادیث کو سمجھنے کی کوئی بھی لیاقت ان میں موجود نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے محروم وہ علاقہ جسے نجد کہا جاتا ہے اور اسی کے بارے میں بارے میں میرے آقا نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ سے شیطان کی سینگھ نکلے گی یعنی یہاں سے فتنہ پیدا ہوگا۔اور اسی خطہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب پیدا ہوا جس نے ساری امت کو مشرک قرار دیا اسکے نزدیک وہی لوگ توحید کے ماننے والے تھے جو اسکے اصولوں کی اتباع کرتے تھے بقیہ ساری امت اسکے نزدیک مشرک تھی۔اور اسی کی پیروی کرنے والے غیر مقلد وہابیوں کا نظریہ بھی یہی ہے۔
مطلب جس بات کا اندیشہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا اور نہ ہی اسکا کوئی ڈر ظاہر کیا۔اسی بات کو لیکر محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اتنا ٹینشن ہوا کہ ساری امت کو ہی مشرک قرار دے دیا۔اور آج اسکے پیروکار بھی اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جاہلانہ اصول بیان کر رہے ہیں۔

ابھی کچھ روز قبل میرے ایک دوست نے مجھے ایک آڈیو ریکارڈنگ سنائی جو واٹس اپ سے موصول ہوئی۔جس میں ایک جاہل منافق غیر مقلد نے ایک سنی بھائی کو جبراً بحث میں کھینچ لیا۔بات

یوں ہے کہ وہابی غیر مقلد (منافق) نے اس سنی بھائی سے کہا ''خیریت سے ہو'' تو جواب میں اس نے کہا کہ ''سب اللہ و رسول کا کرم ہے''۔ یہاں لفظ رسول کا کرم اس جاہل منافق کو اتنا برا لگ گیا کہ سیدھا شرک کا فتویٰ ہی جڑ دیا اور کہا کہ اللہ کے سوا کوئی کرم نہیں کر سکتا جبکہ انکی ایک حکومت بنام سعودی عرب جو خود انگریزوں کے کرم سے پل رہی ہے خود انکا وجود بھی انگریزوں کے کرم سے ہوا وہ آج رسول اللہ کا کرم کہنے پر شر کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

کیا کسی ایک لفظ کے معنی سے شرک کا فتویٰ لگتا ہے؟

اس جاہل منافق نے جیسے ہی سنا کہ اللہ اور اسکے رسول کا کرم ہے تو فوراً اسکے تن بدن میں آگ لگئی اور اسے اپنے منافق آباو اجداد کی پیروی کرتے ہوئے بنا سوچے سمجھے شرک کا فتویٰ ٹھونک دیا۔

جاہل منافق نے وہی کام کیا جو انکے جاہل مویوں کی روایت رہی ہے مطلب کسی ایک لفظ کا ایک معنی لیکر سیدھا فتویٰ شرک لگا دیا۔ اس جاہل منافق نے کہا کہ ''کرم'' کا معنی ہوتا ہے ''بخشنا'' اور یہ قدرت صرف اللہ عزوجل کو ہی حاصل ہے غیر اللہ کو حاصل نہیں جبکہ اسی کال ریکارڈنگ میں اس نے یہ بھی مانا کہ ''کرم'' کا معنی رحمت بھی ہے لیکن چونکہ جن کے اکابرین اور جاہل ملاؤں نے سوائے رسول اللہ کی گستاخیاں کرنے کے کچھ نہیں کیا انکے یہ جاہل اندھے مقلدین کو سوائے اپنے اکابرین کی روایت پر عمل کرنے کے کچھ نہیں آتا۔ جبکہ علماء کے نزدیک کسی شخص کے قول میں ''ننانوے'' پہلو کفر کے ہوں اور ''ایک'' پہلو بھی ایمان کا باقی رہے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اور یہ جاہل غیر مقلد کفر تو درکنار سیدھا شرک کا فتویٰ لئے پھرتے ہیں۔

اب چونکہ اس جاہل منافق نے یہ کہہ دیا کہ ''رسول اللہ کا کرم ہے'' کہنا شرک ہے، اس پر ذرا ہم انہیں کچھ بتانا چاہے گے۔ پہلی بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی چاہت پر اللہ عزوجل بندوں کی مغفرت فرمائے گا۔ اور جو رسول اللہ کا گستاخ ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔ کیا وہابی اپنے ملعون باپ

ابلیس لعین کا انجام بھول گئے جس نے اللہ کے نبی آدم علیہ السلام کی تعظیم سے انکار کیا حالانکہ وہ بھی سمجھتا تھا کہ میں اللہ کا بہت مقرب ہو جس چھ سو کرور برس اللہ عزوجل کی عبادت کی وہ آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کرنے کی بناء پر جنت سے نکالا گیا۔ اور آج یہ منافق وہابی سمجھتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بغیر جنت میں داخل ہو جائینگے ہرگز نہیں اللہ عزوجل جنت میں رہنے والے وہابیوں کے باپ ابلیس کو باہر کر دیتا ہے تو جو جنت میں ہی نہیں ہیں وہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کر کے جنت حاصل کریں گے۔

حدیث پاک میں ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے وپ فرماتے ہیں ''اے میرے رب ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جس نے میری پیروی کی وہ میرے راستے پر ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے'' پھر حضور ﷺ نے وہ آیت تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے ''اے رب اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دت تو بے شک تو غالب حکمت والا ہے''۔ یہ آیتیں تلاوت کر کے حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ دعا کیلئے بلند فرمائے اور دعا کی۔ اے اللہ! میری امت میری امت اور پھر آپ پر گریہ طاری ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا اے جبرئیل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے رونے کا سبب پوچھو حالانکہ تیرا رب زیادہ جاننے والا ہے حکم مطابق جبرئیل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا، اور حضور علیہ السلام سے معلوم کر کے اللہ کو بتایا حالانکہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے، اللہ نے جبرئیل سے فرمایا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ آپ کی امت (کی بخشش) کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کرلیں

گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔(صحیح مسلم ،کتاب الایمان، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

مندرجہ بالا حدیث پاک سے کچھ باتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا اللہ نے اس کی خوشخبری اسی وقت آپ کو سنا دی دوسری بات جس طرح وہابیوں کو رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں صرف طنز کرنا آتا ہے۔ اگر کوئی رب سے دشمنی رکھے تو انہیں وہابیوں کی وہ لفظوں کی گرفت کرتے ہوئے یہاں یہ بات بھی کہہ سکتا ہے کہ جب اللہ زیادہ جاننے والا ہے تو جبرئیل علیہ السلام سے اپنے رسول کی خبر گیری کو کیوں کہہ رہا ہے سیدھا پیغام کیوں نہیں بھیج دیتا کہ اے جبرئیل جاؤ اور میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ خوشخبری سنادو۔

پتہ چلا کہ جب کسی کے دل میں دشمنی کا جراثیم گھر کر جاتا ہے تو وہ ہر بات میں اپنے مقابل کی خامیاں ہی تلاش کرتا ہے، اسی طرح وہابیوں کا شیوہ بھی رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں ان لوگوں نے تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرک بتانا شروع کر دیا اور اللہ عزوجل سے انہیں کیا مطلب یہ تو اللہ کی شان بھی صرف اسی لئے بیان کرتے ہیں کہ اسی کی آڑ میں رسول اللہ ﷺ کی گستاخیاں کرنے کا موقع مل جائے۔ جبکہ اللہ جس رسول سے راضی ہے وہ جسے سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہو وہ رب کیوں اسکی مرضی خلاف کوئی قدم اٹھائے گا۔ اور وہ رسول کیونکر اپنے رب کی رضا کے خلاف جائے گا۔

کیا رسول اللہ ﷺ کرم کرتے ہیں؟

بیشک میرے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرم کرتے ہیں اور انکا سب عظیم کرم یہی ہے کہ آپ نے لباس بشریت میں ہمارے بیچ مبعوث ہوئے اور آپ نے اپنے امتیوں کیلئے اپنے رب سے بخشش کی دعائیں مانگیں۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍo (سورۃ الحقاقہ آیہ ۴۰) اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ''بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں''۔ اب جاہل منافق وہابی غیر مقلد کیا فتویٰ دے گے کیا یہ اپنے ابا خارجیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے معاذ اللہ اب یہاں بھی یہی کہیں گے کہ رب تعالیٰ نے رسول اللہ کو کریم کہہ کر شرک کیا جس طرح خارجیوں نے قرآن کی تعلیمات کا مذاق اڑاتے ہوئے اپنے ایجاد کردہ اصولوں کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرک قرار دے دیا تھا (معاذ اللہ)

اسی طرح سورۃ التکور کی آیت نمبر ۱۹ میں اللہ رب العزب فرماتا ہے:

اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍo یہاں بھی اللہ رب نے آپ کو کریم یعنی کرم کرنے والا سے مخاطب ہوا۔

ان قرآنی آیات سے جو تعلیم ہمیں ملتی ہے وہ یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے کریم بنایا ہے جبکہ جاہل منافق جن کی حلق کے نیچے قرآن نہیں اترتا وہ اپنی جاہلانہ منطق کی بناء پر ساری امت کو مشرک قرار دیتا رہتا ہے۔

جاہل منافق نے یہ بھی کہا کہ کرم کا معنی ہوتا ہے بخشنے والا اور گناہوں کو صرف اللہ ہی بخشتا ہے غیر اللہ نہیں بخشتا۔

سب سے پہلے تو ہم وہی بات کہیں گے جو ہمارے اکابرین شروع سے ہی کہتے چلے آرہے ہیں کہ ہم کسی بھی صفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاتی طور پر نہیں بلکہ عطائی طور مانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ جاہل منافق بار بار یہ کہتے ہیں کہ سنیوں کے یہاں جیسے اللہ کرم کرتا ہے بخشتا ہے ویسے ہی رسول اللہ بھی کرم کرتے ہیں اور بخشتے ہیں۔ یہ فقط انکی منافقت اور امت کو گمراہ کرنے کیلئے ایک حربہ ہے

۔ہمارے اکابرین نے کہیں بھی یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرح ذاتی طور پر کوئی صفت رکھتے ہیں بلکہ ہر جگہ عطائی کا لفظ ہے کہیں بھی اللہ کی طرح نہیں مانا گیا۔لیکن پھر بھی یہ منافق وہابی عوام اہل سنت کے سامنے یہی دعویٰ کرتے ہیں گویا ان لوگوں کو غیب کی خبریں جاننے کی قدرت مل گئی ہو اور یہ وہی کہتے ہیں جو دل میں ہوتا ہے۔

اس منافق نے بار بار ایک لفظ یہ بھی کہا کہ لفظ اگر سے عقیدہ نہیں بنتا اب نجدیت کی گندگی یہ جواب دے کہ تم نے جو یہ بات کہیں کہ تم لوگ (سنی حضرات) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کریم اللہ تعالیٰ کی طرح مانتے ہوں اس کی کیا دلیل دیں گے۔؟ کہ ہم لوگوں کا عقیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہی ہے۔پوری نجد کی گندگی جس سے ان وہابیوں کا جنم ہو سبھی سے چیلنج ہے کہ ثابت کریں۔اور اگر نہیں کر سکتے تو ڈوب مرو کہ تم نے اپنی فتنہ پرور جماعت کو قائم رکھنے کیلئے اہل سنت پر بے وجہ الزام تراشی کی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بندوں کے شفارسی ہیں اور جب آپ علیہ السلام بندوں کے حق میں دعا فرمائیں گے تو ہی اللہ رب العزت گناہوں کو بخشے گا۔

اللہ عزوجل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے اور بندوں کے لئے یہ تعلیم بھی ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُ وْكَ فَاسْتَغْفَرَ لَهُمَ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (سورہ نساء آیہ نمبر ۶۴) اس آیت کے تحت اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ’’اگر یہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ کے پاس حاضر ہوتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے،اور رسول بھی ان کیلئے دعائے مغفرت کریں تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا پاتے۔

امام رازی فرماتے ہیں ’’یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول علیہ السلام جب گنہگاروں

کیلئے مغفرت کرتے ہیں تو اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ حضور کی شفاعت دنیا میں اہل کبائر کے حق میں مقبول ہے تو ضروری ہے کہ ان کی شفاعت اہل کبائر کے حق میں آخرت میں بھی مقبول ہو، کیونکہ ان دونوں حالتوں کے درمیان فرق کا کوئی قائل نہیں ہے۔

(تفسیر کبیر، ج:۱۔ص:۵۰۹)

اس آیت کے تحت نجدیت کا فضلہ وہابی منافق اپنی جاہلانہ منطق کی بناء پر یہ اعتراض کرتا ہے کہ اس آیت کا حکم صرف عہد رسالت تک ہی تھا بعد وفات رسول اللہ ﷺ اس کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔اور اگر اب اس کا حکم مانا جائے گا تو لوگ کس کے پاس جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو انتقال کر گئے ہیں۔ وہ تو موجود ہی نہیں۔

سب سے پہلے تو میں یہ بتا دوں کہ اس آیت کو حکم منسوخ نہیں ہوا ہے غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک یہ اصول پایا جاتا ہے کہ انکے اصولوں سے ٹکرانے والے احادیث غیر معتبر ضعیف ہوتی ہیں اور اگر قرآن کا حکم جو نص قطعی میں داخل ہے وہ آجائے تو وقت کے لحاظ سے منسوخ ہو جاتا ہے۔ مطلب ان لوگوں کو اپنے منافقانہ اصولوں کی اتنی پرواہ ہے کہ اسکے سامنے احادیث وقرآنی آیات بھی غیر معتبر ہو جاتیں ہیں۔اور جب کوئی سنی کتاب وسنت کے مطابق اور اسکی تعلیمات کے مطابق یا رسول اللہ کہہ دے، رسول اللہ کا کرم کہہ دے تو اسے مشرک قرار دیا جاتا ہے مطلت انکے نزدیک سب کچھ انکا اصول ہی ہے قرآن وسنت بھی انکے نزدیک کچھ نہیں۔

نجدی فضلہ وہابی فتنہ سے سوال:

(۱) اگر آیات منسوخ ہوگئی ہے تو اس کی دلیل لائیں اور اپنے اس جاہلانہ اصول کو قرآن واحادیث کی روشنی میں بیان کریں؟

(۲) بعد وصال وسیلہ شرک ہے تو اس کی دلیل قرآن واحادیث سے بیان کریں؟

اکثر وہابی بعداز وصال وسیلہ کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں سوکھا پڑ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو اسوقت حیات تھے انکا وسیلہ لیا۔ اگر بعداز اصال وسیلہ جائز ہوتا تو اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب عظیم ہستی تھی انکا وسیلہ ہی لیا جاتا۔ چونکہ آپ پردہ فرما چکے تھے اس لئے آپ کا وسیلہ نہیں لیا گیا۔

اس پر ہم وہابی گندگی سے یہ سوال کرتے ہیں کہ:

☆ کیا کسی محدث نے اس حدیث کی رو سے کوئی ایسا نتیجہ اخذ کیا؟

☆ جب تم خود کہتے ہو کہ اگر سے عقیدہ نہیں لیا جاتا تو یہاں اگر کیوں لگایا کہ اگر بعد وفات وسیلہ جائز ہوتا تو۔۔۔۔۔؟

☆ یہ اصول صحیح حدیث سے بیان کرو کہ بعداز وصال وسیلہ شرک ہے۔

☆ اور شرک کا یہ اصول کس نے ایجاد کرلیا کہ اگر حیات میں مدد لیا تو شرک نہیں اور بعد وفات پکارا تو شرک ہوجائے گا؟ (اور اس اصول کی اصل کہاں ملتی ہے قرآن واحادیث میں)

چونکہ وہابیوں کو امت امت محمدیہ ﷺ میں فتنہ بونا مقصود ہے اس لئے یہ منافق لوگ طرح طرح کے پرفریب کارنامے انجام دیتے رہتے ہیں اب ذرا انکی پیش کردہ دلیل کو انکے گھر سے ہی دیکھ لیتے ہیں۔

جاہل منافق غیر مقلد جو پردہ کی آڑ میں اندھے مقلد ہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر زندوں سے وسیلہ جائز ہوتا تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جب قحط پڑ گیا تو آپ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا کی اگر وفات شدہ کا وسیلہ جائز ہوتا تو حضور ﷺ کا وسیلہ لیا جاتا جو کہ سب میں افضل تھے۔

ان جاہلوں کی اس دلیل کا رد خود انکے ہی مولوی وحید الزماں صاحب اپنی کتاب ''ہدیۃ المھدی'' میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''تیسرا قول مختار ہے کیونکہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ غیر اللہ کا وسیلہ جائز ہے تو پھر زندوں کے اختصاص کی کونسی دلیل ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثر میں نبی صلی اللہ وآلہ وسلم کے ساتھ توسل منع ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور بے شک حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ توسل لوگوں کے ساتھ ان کا دعا کرنا تھا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ایسے ہی شہداء اور صالحین اپنی قبروں میں زندہ ہیں'' (ص:۹۲)

اب جاہل وہابی منافق کیا کہے گے جبکہ وحید الزماں کو بطور دلیل تمہارے لئے پیش کیا گیا ہے اور ہم تو آج بھی کہتے ہیں جب اگر مگر سے عقیدہ نہیں بنتا تو یہاں اس حدیث میں اگر کی بات کر کے تم کیوں عقیدہ بنالیا۔ پوری وہابیت اسی قیاس میں اپنا عقیدہ بنائے ہوئے ہے جبکہ اہل سنت کے پاس ٹھوس دلائل موجود ہیں۔

اب جو وہابی منافق نے اعتراض کیا کہ اگر سورہ نسا کی آیت کا حکم بعد وفات بھی ہے تو اب تو حضور موجود نہیں تو کس کی بارگاہ میں جایا جائے؟

اس پر ہمارے نزدیک صحابہ کرام سے بھی تعلیم ملی ہے اور ہمارے اکابرین محدثین ومفسرین سے بھی تعلیم ملی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابی جوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب اہل مدینہ شدید قحط میں مبتلا ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے اس کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف نظر کرو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور میں سے ایک کھڑکی اس طرح کھولو کہ آپ ﷺ سے لے کر آسمان تک کوئی چیز درمیان میں حائل نہ ہو۔ لوگوں نے جب اس طرح کیا تو خوب بارش برسی یہاں تک کہ خوب سبزہ اگا اور اونٹ خوب موٹے تازے ہوگئے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۵۔ سنن دارمی ج:۱،ص:۴۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین اور صحابیِ رسول کا اس پر بعد وصال بھی وہی عمل:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہوا اور اپنے حق میں دعا کی درخواست کی تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تلقین فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّجْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذا لِتَقْضِیَ اللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ قَالَا اَبُوْ اِسْحَاقَ ھٰذا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ (نسائی، ترمذی، حاکم، بیہقی، ابن خذیمہ، ابن ماجہ، طبرانی)

(ترجمہ) اے اللہ عز وجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری ہو جائے اے اللہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

یہ ہے خود حضور کی تعلیم کے آپ نے اپنے وسیلہ سے دعا کرنے کی تلقین فرمائی، اب دیکھتے ہیں کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بعد وفات اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا تھا:

معجم امام طبرانی میں ہے ''ایک ضرورت مند شخص اپنی ضرورت کیلئے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (مصروفیت کی وجہ سے) نہ تو اس کی طرف متوجہ ہوتے اور نہ اس کی ضرورت پر نظر فرماتے اس شخص نے حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اس بارے میں عرض کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وضو کر لو اور دو رکعت نماز مسجد میں ادا کرو پھر اس طرح دعا کرو ''اے اللہ عز وجل میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں ''یا محمد ﷺ'' میں آپ ﷺ

کے وسیلہ سے رب تعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میر حاجت پوری فرما''اور پھر اپنی حاجت بیان کراور شام کے وقت میرے پاس آنا میں تمہارے ساتھ چلوں گا ضرورت مند شخص نے اسی طرح کہا (جس طرح حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا تھا) پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی بارگاہ میں حاضر ہوا دربان نے اس کا ہاتھ پکڑا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گیا آپ رضی اللہ عنہ، نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور آنے کی وجہ پوچھی اس نے اپنی حاجت عرض کی آپ رضی اللہ عنہ، نے فوراً اس کی حاجت پوری فرمائی اور فرمایا اتنے عرصہ تم نے اپنی ضرورت کا ذکر کیوں نہ کیا اس کے بعد فرمایا جب بھی تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے تو ہمارے پاس آجانا یہ شخص حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور بولا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میری حاجت اور میری طرف متوجہ نہ ہوتے تھے یہاں تک تم نے ان سے میری سفارش کی اور میرا کام ہو گیا۔ حضرت عثمان ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہارے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کچھ بھی نہیں کہا (یعنی میں نے تو تمہاری کوئی سفارش نہیں کی) اصل میں بات یہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور اپنے اندھے پن کے بارے میں آپ ﷺ سے عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی طرح ارشاد فرمایا کہ وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرو (جو اوپر مذکور ہوئی) خدا کی قسم ہم ابھی اٹھے بھی نہ تھے اور ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ اچانک ہمارے پاس آیا اور ایسا لگتا تھا کہ یہ نابینا کبھی تھا ہی نہیں۔''

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ حیات ظاہری میں بھی لیا گیا اور بعد وفات بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسی پر معمول تھا۔

اب نجد کی گندگی سے سوال ہے کہ آپ اپنا عقیدہ ثابت کریں کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضور کو

کریم کہنا، یا مدد کیلئے پکارنا اور وسیلہ لینا شرک ہے۔

اے جاہل منافق سورہ نساء کی تفسیر پڑھ لے" جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی مٹی اپنے سر پر ڈالتے ہوئے عرض کرتا ہے اے اللہ کے رسول اللہ نے جو آپکو فرمایا اپنے کلام میں اور ہمیں اس کی تعلیم دی کہ جب تم جانوں پر ظلم کر بیٹھو تم ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور آپ ہمارے لئے بخشش کی دعا فرمائیں تو بیشک اللہ مغفرت فرمائے گا۔ اتنا کہنا تھا کہ قبر انور سے آواز آئی تیری مغفرت ہوگئی۔

یہ رہا اس سوال کا جواب جو جاہل منافق نے کیا تھا کہ اب حضور ﷺ موجود نہیں تو کس کی بارگاہ میں جاؤ گے۔ تو دیکھ لے سورۃ نساء کی تفاسیر کو مفسرین کی ایک بڑی جماعت نے اس حدیث کو اسی آیت کے تحت نقل کیا ہے۔

یہ حدیث من گڑھت ہے؟

اکثر غیر مقلد اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اس حدیث پاک کے بارے میں یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ تو من گھڑت حدیث ہے اور ضعیف ہے۔

غیر مقلدین کا یہ دعویٰ اس بات پر دلیل ہے کہ یہ جاہل ہیں۔ چونکہ اصول حدیث کی بناء پر جب کوئی حدیث تواتر کے ساتھ لکھی جائے اور علماء کی بڑی جماعت اس کو نقل کر تو وہ حسن کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج اہل سنت و جماعت تک سبھی کے نزدیک حضور کا وسیلہ بعد وفات بھی جائز ہے اسی لئے مفسرین نے اجماعی طور پر اسی حدیث کو نقل کیا اگر ان جاہل منافقین کا عقیدہ عہد رسالت سے ثابت ہوتا تو مفسرین کو چاہئے تھا کہ بعد وفات والی حدیث یہاں نہ کرتے بلکہ حیات ظاہری والی کوئی حدیث یہاں (سورۃ نساء کی آیت نمبر ۶۴) نقل کر دیتے۔

جاہل منافق نے یہ دعویٰ کیا کہ رسول اللہ کا کرم صحابہ نہیں بلکہ تمہارے علماء ہی کہتے اور تم لوگ اپنے

علماء کا قول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر بتاتے ہوتا کہ شرک کا فتویٰ سیدھا صحابہ کرام پر لگے؟

پہلے تو نجد کی گندگی میں پنپنے والے یہ وہابی کیڑے سے ہم یہ کہے گے کہ جن باتوں پر تمہارے جاہل مولوی شرک کا فتویٰ دیتے ہیں وہ ثابت کب کرونگے بس اگر مگر سے فتویٰ شرک لگاتے پھرتے ہو۔ علمائے اہل سنت صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہیں اسی لئے وہ صحابہ کرام کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں اور تم اپنی جاہلانہ منطق سے صحابہ کو بھی مشرک ٹھہراتے ہو معمولات صحابہ سے تمہیں کوئی واسطہ نہیں بس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا ہی تمہارا مقصد ہے۔

دیکھ لے اوپر کہ حضورﷺ کو کریم قرآن میں بھی کہا گیا۔ صحابہ نے بھی مانا اور آپ کا وسیلہ بعد وفات بھی لیا۔ اور ہم بھی انہیں کی سنتوں پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے معمولات کہتے ہو کہ صحیح حدیث لاؤ ہم کہتے ہیں کے بعد وفات وسیلہ کے شرک ہونے پر تم ایک ضعیف حدیث ہی لے آؤ۔

☆ جاہل منافق نے ایک دعویٰ یہ بھی کیا کہ حضورﷺ کو گنا بخشنے کا اختیار نہیں ہے:

سب سے پہلے تو یہ جاہل منافقین کی پوری ٹیم یہ ثابت کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جانے والا اور آپ سے بغض رکھنے والا بخشا جائے گا یا نہیں۔ کیا اللہ عزوجل اپنے محبوب کی مرضی جانے بغیر ان کو بخش دے۔؟

اہل سنت کا ایسا کوئی بھی عقیدہ نہیں ہے کہ حضور ہی بخشے گے بلکہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضور بخشوائے گے اور حضور کا بخشوانا بھی ہم پر کرم ہی ہے۔

☆ ایک جگہ منافق نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ غیر اللہ کیلئے ''کرم'' کا لفظ استعمال اللہ عزوجل کو گالی دینا ہے اس پر ہم نے قرآن کی آیت پیش کی جس میں اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہ قرآن کرم والے رسول سے باتیں ہیں'' (سورۃ الحاقہ آیت نمبر ۴۰) اب کیا جاہل وہابی کیڑا یہ بھی کہے گا کہ معاذ اللہ یہاں بھی اللہ کو گالی دی گئی ہے۔

☆ وہابی منافق کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ اللہ ورسول اللہ کا کرم کہنا شرکیہ جملہ ہے۔تم ہم پوری وہابی ٹیم کو چیلنج کرتے ہیں کہ اس ٹھوس دلیل لائیں اگر مگر سے عقیدہ نہیں چلے گا۔

☆ اس نجدی گندگی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ سورۃ نساء کی آیت کا حکم منافقین کیلئے ہے۔

تو ہم وہابی منافق سے کہے گے کہ جاؤ قبر رسول پر تم بڑا منافق کون ہوگا جو قرآن کی آیتوں کے مفہوم کو اپنی طرف سے گڑھتا ہے اور امت محمد ﷺ کو مشرک ٹھہراتا ہے۔نجدی وہابی منافق کا یہ دعویٰ بھی اسکی جہالت کی دلیل ہے اس پر کوئی اجماع ثابت نہیں۔

☆ ایک اعتراض اس جاہل نے یہ بھی کیا کہ نبی ﷺ پر درود پیش نہیں ہوتا میں نے ایسا کہیں نہیں پڑھا

تو وہابی منافق سے درخواست ہے کہ پہلے پڑھ لیا کریں بناء پڑھے کسی کو یوں ہی مشرک کیوں ٹھہراتے ہو۔یا یہ کہوں کہ پڑھنا تو تمہاری قوم کو ہی نہیں آتا صرف اپنی مرضی چلانا آتا ہے۔چلو اب پڑھ لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درود پیش کیا جاتا ہے،

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ سے دور رہنے والوں اور آپ ﷺ کے بعد آنے والے امتیوں کا دورد آپ ﷺ تک کیسے پہنچے گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل محبت کا درود خود سنتے ہیں اور انہیں پہچانتے بھی ہیں'' (دلائل الخیرات)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں ہے: حضرت عوص بن عوص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انھیں وفات پائی اسی دن سور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہوگی، پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (سنن ابوداؤد جلد ا باب فضائل یوم جمعہ)

ان دونوں حدیثوں کو وہابی حضرات پڑھ لیں تاکہ بعد میں یہ نہ کہنا پڑے کہ ہم نے اس کے بارے

میں نہیں پڑھا، عجیب قوم ہے وہابی جن کے یہاں بناپڑھے لکھے جاہل بھی امت کو مشرک کہتے ہیں۔

☆ وہابی منافق نے اعتراض کیا ہے کہ تمہارے نزدیک انبیاء اولیا کو دعاؤ کی حاجت نہیں۔

سب سے پہلے تو ہم یہ کہیں گے کہ وہابی یہاں بھی جاہل ثابت ہوتا ہے اور یہاں بھی بناپڑھے ہوئے دعویٰ کرر ہا ہے، ہمارا گیارہویں کرنا، فاتحہ کرنا، چالیسواں کرنا، چھٹی کرنا سبھی اولیاء اللہ کیلئے دعا ہی کا طریقہ ہے جو اصلاً قرآن سے ثابت ہے اور حدیث سے بھی ثابت ہے۔لیکن چونکہ وہابی منافقین کو اللہ کے نیک بندوں سے بغض ہے اسی لئے انکے نزدیک یہ بھی شرک وبدعت ہے اور الٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو دعا کی ضرورت نہیں ایسا سنیوں کا عقیدہ ہے۔

☆ جاہل وہابی نے التحیات کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ حضورﷺ کی ظاہری حیات میں اسے عقیدۃً پڑھا جاتا تھا اور بعد وفات اسے تعلیماً پڑھا جاتا ہے۔اس پر وہابیوں کی پوری ٹیم کو چیلنج ہے کہ اپنے اس جاہلانہ دعویٰ کو ثابت کریں یا پھر خود جاہل مان لیں۔

☆ جاہل معترض وہابی منافق نے ایک دعویٰ کیا کہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضورﷺ کے وصال کے بعد التحیات میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے والا صیغہ چھوڑ دیا تھا۔جس میں اس نے دلیل میں بخاری کا حوالہ دیا۔

پہلی بات تو ہے کہ کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرح اسے شرک جانا تھا۔اسکا جواب ہمیں چاہئیے ۔دوسری بات کیا اس بات پر صحابہ کا اجماع تھا کہ بعد وصال حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ شرک ہے۔

ہم بہت ساری تفاسیر دیکھی ہیں لیکن کہیں بھی ہمیں یہ بات نظر نہیں آئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ آپ کی وفات کے لگانا شرک ہے یہاں تک کہ ہم سورۃ نساء کی آیت نمبر۶۴ کی تفسیر سے بھی یہی نتیجہ

نکالا کہ اجماع مفسرین نے جس حدیث کو نقل کیا وہ وہی حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تین دن بعد ایک اعرابی آپکی قبر انور پر آ کر آپکا وسیلہ لگاتا ہے اور اور اسکی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس یہ بات بالکل واضح عیاں ہو جاتی ہے کہ جاہل غیر مقلدین وہابی لوگ صرف مسلمانوں کے بیچ فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہیں جبکہ انکی خود کی اصل خارجیوں کی ہے۔

ان فتنہ پرور منافقین کے جاہلانہ اعتراضات کے جواب اور انکے رد پر کبھی بھی پوسٹ حاصل کرنے کیلیئے ہمارے بلاگ کو فولو کریں۔

بلاگ کی لنک

https://tahreek-e-islaheaqaid.blogspot.com/

ہمارے فیس بک پیج کو خوب لائیک کریں تاکہ منافقین کے فتنہ سے ہم اور ہمارے ٹیم زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو آگاہ کر سکے۔ پیج کی لنک

https://www.facebook.com/islaheaqaid786